"اگر مسیحی والدین کا بھی کوئی مُسرف بیٹا یا بیٹی ہو تو اُنہیں کیا کرنا چاہیے؟"

جواب: مُسرف بیٹے کی کہانی(لوقا 15 باب 11-32 آیات)چند ایسے اُصولوں کو پیش کرتی ہے جن کو مسیحی والدین اپنے اُن بچّوں سے بہتر طور نمٹنے اور بات چیت کرنے کے لیے استعمال کرسکتے ہیں جو والدین کے سکھائے ہوئے راستوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ والدین کو یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ جب اُن کے بچّے جوان ہو جاتے ہیں تو وہ در حقیقت والدین کے اختیار میں نہیں رہتے۔

مُسرف بیٹے کی کہانی میں چھوٹا بیٹا اپنے باپ سے اپنے حصے کی میراث لیتا ہے اور کسی دور دراز مُلک کو روانہ ہو جاتا ہے۔ وہاں وہ اپنے مال کو عیاشی میں اُڑا دیتا ہے۔ وہ بچّہ جو نئے سرے سے پیدا شدہ ایماندار نہیں ہے وہ ہر کام کو فطری، جبلتی اور نفسانی طریقے سے کرتا ہے۔ ایک ایسا شخص جس نے ایک بار مسیح پر ایمان رکھنے کا واضح اقرار کیا تھا اور پھر اُس سے منحرف ہو گیا ایسے آدمی کو ہم "مُسرف" کہتے ہیں۔ اِس لفظ سے مراد ہے "ایک ایسا شخص جو اپنے وسائل کو فضول خرچی سے استعمال کر چکا ہو" یعنی ایک ایسا بچّہ جو اپنے گھر کو چھوڑ دیتا ہے اور والدین کی طرف سے دی گئی رُوحانی میراث کو ضائع کر دیتا ہے۔ جب ایسا بچّہ خدا کے خلاف سرکشی کرتا ہے تو تمام سالوں کی پرورش، تعلیم و تربیت، محبت اور دیکھ بھال کو بھول جاتا ہے۔ بنیادی طور پر تمام سرکشی خدا کے خلاف ہوتی ہے جو والدین اور اُن کے اختیار کے خلاف بغاوت کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ غور کیجیے کہ اِس تمثیل میں موجود باپ اپنے بیٹے کو جانے سے روکتا نہیں ہے اور نہ ہی اُس کی حفاظت کے لیے اُس کے پیچھے جاتا ہے۔ بلکہ اُس کا باپ گھر پر ہی رہتا ہے اور وفاداری سے اُس کے لیے دُعا کرتا ہے۔ اور جب اُس بیٹے کو "احساس ہوتا ہے" تو وہ گھر واپس آنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ "ابھی وہ گھر سے کافی دور ہی" ہوتا ہے کہ اس کا باپ جو اُس کا انتظار کر رہا تھا دوڑ کر جاتا ہے اور اُس گلے لگا لیتا ہے۔

جب ہمارے بیٹے اور بیٹیاں اپنی مرضی سے گھر سے چلے جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ قانونی طور پر وہ ایسا کرنے کے قابل ہیں۔ اور ایسے فیصلے لیتے ہیں جن کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ وہ بُرے نتائج کا باعث ہوں گے تو والدین کو چاہیے کہ انہیں جانے کی اجازت دے دیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اُن کا پیچھا نہ کریں اور نہ ہی آئندہ اُن کے معاملات میں مداخلت کریں۔ بلکہ والدین کو چاہیے کہ گھر پر رہیں اور ایمانداری سے اُن کے لیے دُعا کریں اور توبہ اور تبدیلی کا انتظار کریں۔ والدین کو چاہیے کہ جب تک ایسا نہیں ہوتا وہ اپنی ذات کی اصلاح پر توجہ دیں، اُن کی سرکشی میں اُن کی مدد نہ کریں اور نہ ہی اُن کے معاملات میں کسی طرح کی مداخلت کریں(1 پطرس 4 باب 15 آیت)۔

بچّے جب قانونی طور پر جوان ہو جاتے ہیں تو وہ صرف خدا کے اختیار میں اور حکومت کے بااختیار اراکین اور اداروں کے ماتحت ہوتے ہیں(رومیوں 13 باب 1- 7 آیات)۔ والدین کی حیثیت سے ہم اپنے فضول خرچ بچّوں کی محبت اور دُعا کے ساتھ مدد کرسکتے ہیں اور جب وہ خداوند کی طرف قدم بڑھائیں تو اُن کا ساتھ دینے کے لیے تیار رہ سکتے ہیں۔ ہمیں حکمت سیکھانے کے لیے خدا اکثر ہماری پریشانیوں کو استعمال کرتا ہے اور ہر شخص کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسی صورتحال میں درست طور پر ردّ عمل ظاہر کرے۔ بطور والدین ہم اپنے بچّوں کو بچا نہیں سکتے مگر خُدا اُن کو بچا سکتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ دُعا کرتے ہوئے خُداوند کی مرضی کا انتظار کریں اور تمام معاملہ خُدا پر چھوڑ دیں۔ یہ ایک تکلیف دہ عمل ہو سکتا ہے لیکن جب بائبل کے مطابق یہ عمل اپنی تکمیل کو پہنچتا ہے تو یہ دل و دماغ کو اطمینان بخشتا ہے۔ ہم اپنے بچّوں کو پرکھ نہیں سکتے صرف خُدا پرکھ سکتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ آیت بڑی سکون بخش ہے: "کیا تمام دنیا کا انصاف کرنے والا انصاف نہ کرے گا؟" (پیدایش 18 باب 25 آیت)۔